# حجاب کیا ہے؟

# کیوں ضروری ہے؟ مخالفت کیوں ہے؟

مولف: مولانا سید محمد حسنین باقری

مقدمہ

حجاب و پردہ یعنی اپنے خالق کے حکم کی پیروی کرنا ہے اور حجاب کا مطلب ہے کہ ہم اپنے دین پر عمل پیرا ہیں اس کے باغی نہیں ہیں، حجاب کا مطلب ہے ہم قرآنی حکم کے مخالف نہیں ہیں۔ حجاب عورت کی عزت و آبرو کا اظہار ہے۔ حجاب، عورت کا سماج میں صحیح مقام و مرتبہ ظاہر کرنے کا ذریعہ ہے۔ حجاب، عورت کو غلط نگاہوں سے محفوظ رکھنے کا وسیلہ ہے۔ حجاب کا مطلب ہے کہ عورت مفاد پرست افراد کے ہاتھوں کا کھلونا نہیں ہے۔ حجاب کا مطلب ہے محبت صرف جائز رشتوں کے درمیان رہے تاکہ گھر کا شیرازہ نہ بکھرنے پائے۔ حجاب عورت کی حیاء و عفت کی علامت ہے۔ حجاب، عورت کی نجابت و پاکیزگی کا اظہار ہے۔ حجاب، اعلان ہے کہ عورت مثل ہیرے کے قیمتی شئے ہے نہ کہ عام پتھروں کی طرح ہے۔ حجاب کا مطلب ہے اس قیمتی ہیرے کو چور آنکھوں سے بچایا جائے۔ پردہ کا مطلب اس بات کا اعلان کہ مقدس چیز جزدان میں ہوتی ہے (جیسے قرآن جزدان میں ہوتا ہے عام کتابیں نہیں)۔ پردہ کا مطلب عورت محترم ہے (جیسے کعبہ محترم اور گھروں میں امام باڑے اور شہ نشین میں پردہ پڑا ہوتا ہے)۔ حجاب یعنی عورت کے لیے امن ترین پناہگاہ۔ حجاب کا مطلب سماج کو برائیوں سے محفوظ رکھنا۔ حجاب کا مطلب زنا جیسے بدترین فعل سے معاشرہ کو محفوظ رکھنا۔ حجاب، کا مطلب عورتوں کی عزتوں کو نیلام ہونے سے روکنا۔ حجاب و پردہ کا مطلب رشتوں کا تقدس باقی رہنا۔ حجاب کا مطلب دنیا کو برائیوں کی طرف لے جانے والوں کو انکے مذموم مقاصد میں ناکام کرنا۔ حجاب یعنی اس بات کا اعلان کہ عورت مردوں کے مفاد اور انکے کاروبار میں آمدنی کا ذریعہ نہیں ہے۔ حجاب یعنی عورت بھی سماج میں عزت و وقار کے ساتھ جینے کا حق رکھتی ہے۔ حجاب یعنی گھروں کے ماحول کو جنت نظیر بنائے رکھنا۔ حجاب کا مطلب ہے

مرد و عورت کا اپنی ذمہ داریوں اور فرائض پر پوری توجہ دینا۔ حجاب حفاظت ہے محدودیت نہیں۔ حجاب یعنی ہوسرانوں کے لیے اینٹی وائرس۔ حجاب یعنی گھر کا مرد حیا و غیرت رکھتا ہے۔ حجاب و پردہ یعنی مرد کو اپنے ناموس کی حفاظت کی فکر ہے۔۔۔

مرحوم مہذبؔ لکھنوی مرحوم فرماتے ہیں:

پردے کے مخالف ہیں زمانے والے    نسواں کو ہیں بازاروں میں لانے والے
کیوں روئیں گے بے پردگیِ زینبؑ پر    اسلام میں پردے کو اُٹھانے والے

(۲)

اغیار میں اور تجھ میں پہچان نہیں    ایمان کا دعویٰ ہے پر ایمان نہیں
اسلام کی روح ہے بقائے پردہ    گر تو ہے مخالف تو مسلمان نہیں [۱]

## حجاب کا ایک الٰہی قانون

دینِ اسلام، اللہ کا بنایا ہوا دین ہے، اس میں جتنے قوانین ہیں سب خالق کائنات کے بنائے ہوئے ہیں۔ انسان اپنی تمام مصلحتوں کو مکمل طور پر سمجھ نہیں سکتا، انسان کا بنایا ہوا قانون اس کی معلومات و صلاحیتوں کی حد تک ہو سکتا ہے اس لیے اس میں کمی و نقصانات کا احتمال پایا جاتا ہے۔ صرف جو قانون ہر اعتبار سے مکمل ہو سکتا ہے یا انسانی تمام ضرورتوں کو بیان کر سکتا ہے وہ خلاق عالم ہی کا بنایا ہوا قانون ہو سکتا ہے۔ اسی لیے ماننا پڑے گا کہ جب اللہ نے انسان کو پیدا کیا تو اس کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے دین اسلام کی شکل میں ایک دستور العمل اور قانون بھی دنیا میں پیش کیا۔[۲]

---

۱۔ درس حجاب، مہذب لکھنوی

۲۔ " اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ " دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۹؛ "وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْناً فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ" (سورہ آل عمران، آیت ۸۵) اور جو اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین تلاش کرے گا تو وہ دین اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ قیامت کے دن خسارہ والوں میں ہوگا؛ "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْناً" (سورہ مائدہ، آیت ۳) آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنایا ہے۔

اللہ نے اپنے قوانین کو یا قرآن کے ذریعہ دنیا میں پیش کیا یا اپنی جانب سے بھیجے ہوئے انبیاء و رسولوں کے ذریعہ۔ قرآن میں جو قوانین بیان کیے اس کی وضاحت اور تشریح اپنے رسول کے ذمے کی ہے۔[1] قرآن میں جتنے قوانین ہیں سب خداوند عالم کے ہیں اور اس کی مکمل توضیح و تشریح اور تفسیر پیغمبر اکرم ﷺ کے ذریعہ یا پھر انکے ذریعہ جنکو قرآن کا علم دیا گیا ہے یعنی حضرت علیؑ اور انکی اولاد میں ائمہ اطہارؑ کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

حجاب وپردہ کا قانون بھی خدا کا بنایا ہوا ہے جیسا کہ قرآن میں متعدد جگہ پر حکم حجاب موجود ہے۔ اس سے کتنا اور کیسا فائدہ اٹھایا جائے اور یہ کس طرح کا حکم ہے؟ یہ رسولؐ اور انکے برحق جانشین بتائیں گے۔

## حیاء وعفت ایک انسانی فطرت

خداوند عالم نے انسان کو تمام مخلوقات پر برتری اور فضیلت عطا کی ہے۔[2] لہٰذا بعض خصوصیات اس کے وجود میں ودیعت کی ہیں انھیں خصوصیات میں ایک حیاء و عفت بھی ہے۔ حیاء و عفت ایک انسانی فضیلت ہے بالخصوص عورت کا زیور ہے۔ حیاء وعفت انسان کی سرشت میں ہے جیسا کہ قرآن میں جناب آدمؑ و حواؑ کے واقعہ میں ذکر ہے: فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَ...[3]

پھر (شیطان نے آدم و حوا) دونوں کو دھوکہ کے ذریعہ درخت کی طرف جھکا دیا اور جیسے ہی ان دونوں نے چکّھا شرمگاہیں کھلنے لگیں اور انھوں نے درختوں کے پتے جوڑ کر شرمگاہوں کو چھپانا شروع کر دیا۔۔۔

یعنی اپنی شرمگاہوں کو چھپا کر اس انسانی سرشت کا ثبوت پیش کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ حیاء و عفت کی حفاظت پردے وحجاب سے ہوتی ہے بے حجابی و بے پردگی حیاء و عفت کو ختم کر دیتی ہے۔

---

[1] "وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ (سورہ نحل، آیت ۴۴) اور آپ کی طرف بھی ذکر (قرآن کو نازل کیا ہے تاکہ ان کے لئے ان احکام کو واضح کردیں جوان کی طرف نازل کئے گئے ہیں۔

۲۔" لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ "(سورہ تین، آیت ۴) ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا۔"فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ" (سورہ مومنون، آیت ۱۴) تو کس قدر بابرکت ہے وہ خدا جو سب سے بہتر خلق کرنے والا ہے۔

۳۔ سورہ اعراف، آیت ۲۲

خداوند عالم کی جانب سے حجاب کے حکم کی حکمت - جو قرآن اور احادیث کی تصریح کے مطابق[۱] ذہنی سکون، معاشرے میں اخلاقی اقدار کی حفاظت اور عفت اور حیاء کی قدر قیمت اور اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔اس حکمت پر غور وفکر سے حجاب کے احکام کے مختلف مراحل پر تحلیل کی جاسکتی ہے۔قرآن، احادیث اور فقہی متون کی روشنی میں عفت اور تقویٰ کے حصول اور انہیں تقویت دینا، نامحرم مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے سے حیاء اور عفت کی رعایت اور بعض دیگر امور ( جیسے نامحرم مرد اور عورت کا ایسی جگہ تنہائی میں رہنے کو حرام قرار دیا جانا جہاں تیسرے شخص کے آنے کا امکان نہ ہو، مردوں کو شہوت کی نگاہ سے نامحرم کی طرف دیکھنے سے شدید منع کرنا، عورتوں کو نامحرم سے پردہ کرنے اور معاشرے میں ہر قسم کی تحریک آمیز رفتار جیسے تحریک آمیز باتوں اور زینت سے اجتناب کرنا وغیرہ ) پر زور دینا عفت اور حیاء کا حجاب سے گہرے رابطے کی نشاندہی کرتا ہے۔[۲]

## حجاب دیگر ادیان میں

حجاب صرف اسلام سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اسلام سے پہلے کی اقوام میں بھی خواتین کے پردے کا رواج تھا۔[۳] عیسائی اور یہودی، خواتین کے سر کے بال چھپانے کو بہت اہمیت دیتے تھے اور اس کو خواتین کی عفت کی نشانی سمجھتے تھے۔ عیسائی الہیات کا عالم، ترتولیانوس (متوفی ۲۲۵ء) حجاب کے بارے میں لکھی ہوئی اپنی کتاب میں عیسائی عورتوں کو کپڑے پہننے، سر کے بال کو زینت کرنے، چلنے کا طریقہ اور زیورات کے استعمال میں مشرک عورتوں کی طرح نہ ہونے کو لازمی قرار دیتا ہے۔ بیسویں صدی میں آرتھوڈوکس یہودیوں کا ایک گروہ، بھی خواتین کے سر کے بال ڈھانپنے کی تاکید کرتا ہے۔[۴]

ہندوستان میں بھی ہندو قدیمی روایت کے مطابق ان کے معزز خانوادوں میں خواتین کے درمیان لمبے گھونگھٹ کے ذریعہ پردہ رائج رہا ہے اور بعض جگہوں پر آج بھی ہے جسے بُرا نہیں سمجھا گیا۔آج بھی بہت سی

---

۱۔ مراجعہ کریں: سورہ احزاب، آیت ۳۳، ۵۳، ۵۹؛ سورہ نور، آیت ۶۰ ؛ وسائل الشیعہ، حر عاملی، ح ۲۰، ص ۱۹۴، ح ۲۲۳۶

۲ ۔ رجوع کریں: سورہ احزاب آیت ۳۳؛ وسائل الشیعہ، حر عاملی، ج ۲۰، ص ۱۸۶، ح ۱۱۹۵ و ۲۲۰۹ و ۲۱۲۲؛ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج ۶۸، ص ۲۷۲؛ عروۃ الوثقیٰ، طباطبائی یزدی، ج ۵، ص ۴۹۰؛ الفقہ الاسلامی وادلتہ، زحیلی، ج ۷، ص ۳۳۶۔۳۳۷ بہ نقل از ویکی شیعہ

۳۔ مراجعہ کریں: سفر پیدائش، ۲۴:۶۵؛ کتاب اشعیاء نبی، ۳:۲۴؛ نامہ اول پولس بہ قرطیان، ۱۱:۱۵؛ ایرانیکا، ذیل، ۱۱۔۱ Cador؛ دائرۃ المعارف جہان اسلام، آکسفورڈ، ذیل واژہ، اس کے ستر کے اسباب کے لئے رک: مطہری، ص ۳۳۱ ۳

۴۔ مراجعہ کریں: د۔ جودائیکا، ذیل Covering of the Head؛ دائرۃ المعارف دینی، ذیل Tertullian, xxclothing بہ نقل از ویکی شیعہ

جگہوں پر نئی نویلی دلہن، سسرال میں شوہر کے علاوہ دوسرے مردوں کے سامنے چہرہ کو ڈھکتی ہے۔ سکھ خواتین میں بھی سر پر دوپٹہ ڈالنے کا رواج ہے۔ غرض دنیا کے تمام مذاہب میں کسی نہ کسی عنوان سے عورتوں کے حجاب وپردہ کا تصور ملتا ہے۔ گویا جو مذہب عورت کی عزت وعظمت کا قائل ہے وہاں پردہ پایا جاتا ہے۔

## حجاب قرآن کی نظر میں

خداوند عالم نے قرآن کریم میں جو قوانین اپنی مخلوق کے لیے بیان کیے ہیں ان میں سے ایک حجاب وپردہ ہے۔ متعدد جگہوں پر قرآن نے حجاب (پردہ) کا حکم دیا ہے: مثلاً:

(۱) : ” قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوا إِلَى اللهِ جَمِيْعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔“ (سورہ نور، آیت ۳۰۔۳۱)

ترجمہ: اور پیغمبر آپ مومنین سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں کہ یہی زیادہ پاکیزہ بات ہے اور بیشک اللہ ان کے کاروبار سے خوب باخبر ہے۔ اور مومنات سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں علاوہ اس کے جو از خود ظاہر ہے اور اپنے دوپٹہ کو اپنے گریبان پر رکھیں اور اپنی زینت کو اپنے باپ، دادا، شوہر، شوہر کے باپ دادا، اپنی اولاد، اور اپنے شوہر کی اولاد اپنے بھائی اور بھائیوں کی اولاد اور بہنوں کی اولاد اور اپنی عورتوں اور اپنے غلام اور کنیزوں اور ایسے تابع افراد جن میں عورت کی طرف سے کوئی خواہش نہیں رہ گئی ہے اور وہ بچّے جو عورتوں کے پردہ کی بات سے کوئی سروکار نہیں رکھتے ہیں ان سب کے علاوہ کسی پر ظاہر نہ کریں اور خبردار اپنے پاؤں پٹک کر

نہ چلیں کہ جس زینت کو چھپائے ہوئے ہیں اس کا اظہار ہو جائے اور صاحبانِ ایمان تم سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے رہو کہ شاید اسی طرح تمہیں فلاح اور نجات حاصل ہو جائے ۔

۲) " وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَيَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِيْنَةٍ وَأَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ "۔(سورہ نور، آیت ۶۰)

ترجمہ: اور ضعیفی سے بیٹھ رہنے والی عورتیں جنہیں نکاح سے کوئی دلچسپی نہیں ہے ان کے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنے ظاہری کپڑوں کو الگ کردیں بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں اور وہ بھی عفت کا تحفظ کرتی رہیں کہ یہی ان کے حق میں بھی بہتر ہے اور اللہ سب کی سننے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے ۔

۳۔" يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿۳۲﴾۔وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ۔"(سورہ احزاب، آیت ۳۲۔ ۳۳)

ترجمہ: اے زنانِ پیغمبر تم اگر تقویٰ اختیار کرو تو تمہارا مرتبہ کسی عام عورت جیسا نہیں ہے لہٰذا کسی آدمی سے لگی لپٹی بات نہ کرنا کہ جس کے دل میں بیماری ہو اسے لالچ پیدا ہو جائے اور ہمیشہ نیک باتیں کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں جم کر بیٹھی رہو اور قدیم جاہلیت کی طرح اپنے آپ کو نمایاں نہ کرتی پھرو ۔

۴) " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا " ( سورہ احزاب، آیت ۵۳ )

ترجمہ: اے ایمان والو خبردار پیغمبر کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہونا جب تک تمہیں کھانے کے لئے اجازت نہ دے دی جائے اور اس وقت بھی برتنوں پر نگاہ نہ رکھنا ہاں جب دعوت دے دی جائے تو داخل ہو جاؤ

اور جب کھالو تو فوراً منتشر ہو جاؤ اور باتوں میں نہ لگ جاؤ کہ یہ بات پیغمبر کو تکلیف پہنچاتی ہے اور وہ تمہارا خیال کرتے ہیں حالانکہ اللہ حق کے بارے میں کسی بات کی شرم نہیں رکھتا اور جب ازواج پیغمبر سے کسی چیز کا سوال کرو تو پردہ کے پیچھے سے سوال کرو کہ یہ بات تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہیں حق نہیں ہے کہ خدا کے رسول کو اذیت دو یا ان کے بعد کبھی بھی ان کی ازواج سے نکاح کرو کہ یہ بات خدا کی نگاہ میں بہت بڑی بات ہے۔

۵) ”يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللهُ غَفُورًا رَّحِيمًا“۔ (سورۂ احزاب، آیت ۵۹)

ترجمہ: اے پیغمبر آپ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی چادر کو اپنے اوپر لٹکائے رہا کریں کہ یہ طریقہ ان کی شناخت یا شرافت سے قریب تر ہے اور اس طرح ان کو اذیت نہ دی جائے گی اور خدا بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔

مذکورہ آیات میں بہت ہی واضح انداز میں عورتوں کو پردے کا حکم دیا گیا ہے۔ بالفرض اس کے حدود و شرائط، وجوب و استحباب، لازمی حکم یا بہتر عمل وغیرہ جیسی چیزوں کو قرآن والے ہی طے کر سکتے ہیں۔ اس لیے کہ جس طرح کسی بھی ملک کے قانون کی کتاب کی وضاحت اور قوانین تفسیر و تشریح صرف اس شعبہ سے وابستہ افراد ہی کر سکتے ہیں۔ دوسرا نہ صحیح طور پر ان قوانین کو سمجھ سکتا ہے اور نہ انکی باریکیوں کو جان سکتا ہے۔ اسی طرح الٰہی قانون کی کتاب قرآن کریم سے ہر ایک طے نہیں کر سکتا اور نہ حق رکھتا ہے کہ طے کرے کہ قرآنی حکم کا واقعی مطلب و مفہوم کیا ہے۔ یہ بات صرف قرآن کا علم رکھنے والے ہی بتا سکتے ہیں کہ قرآن کی آیات سے مراد کیا ہے۔

شریعت اسلام میں تفسیر بالرائے کو اسی لیے حرام قرار دیا گیا ہے کہ قرآنی مفاہیم و مطالب کو مکمل و صحیح طور پر ہر ایک طے نہیں کر سکتا صرف وہی طے کر سکتے ہیں جن کو خداوند متعال نے اپنی جانب سے خصوصی علم عطا کیا ہے اور وہ صرف و صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے اہل بیت طاہرین علیہم السلام ہیں۔ اور مسلّم ہے کہ رسولؐ وآل رسولؑ جو مفسر و مبین قرآن ہیں انھوں نے اپنی احادیث میں پردے کی تمام تفصیلات کو بیان

کیا ہے۔اور قرآنی آیات میں حجاب کو واجب ولازم قرار دیا گیا ہے یا بہتر واچھے کام کے طور پر پیش کیا ہے ؟اس کی وضاحت بھی اُن افراد نے کی ہے۔اور آج کے دور میں اس کی وضاحت علماء و مراجع اور فقہا کریں گے، جنھوں نے صراحت کے ساتھ پردہ کو واجب و لازم قرار دیا ہے۔اس سلسلے میں تفسیر نمونہ، آیۃاللہ مکارم شیرازی و دیگران؛ تفسیر المیزان، علامہ طباطبائیؒ اور دیگر تفاسیر کو دیکھا جاسکتا ہے۔

## حجاب احادیث کی روشنی میں

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خاتون کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یَاحَوْلَاءُ لَا تُبْدِی زِینَتَكِ لِغَیْرِ زَوْجِكِ، یَاحَوْلَاءُ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُظْهِرَ مِعْصَمَهَا وَ قَدَمَهَا لِرَجُلٍ غَیْرِ بَعْلِهَا وَإِذَا فَعَلَتْ ذٰلِكَ لَمْ تَزَلْ فِی لَعْنَةِ اللّٰهِ وَ سَخَطِهِ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهَا وَ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ اللّٰهِ وَ أَعَدَّ لَهَا عَذَاباً أَلِیماً“۔[۱]

اے حولاء! اپنے بناؤ سنگار کو اپنے شوہر کے علاوہ کسی غیر کے سامنے ظاہر مت کرنا،اے حولاء! کسی بھی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی خوبصورتی اور اپنے پیروں کو اپنے شوہر کے علاوہ کسی غیر کے لئے ظاہر کرے اور اگر اس نے ایسا کیا تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی لعنت و غضب میں رہے گی اور اس پر اللہ اور اس کے فرشتے لعنت کریں گے اور اللہ قیامت میں اسے دردناک عذاب میں مبتلاء کرے گا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی شب اعلیٰ علیین میں جو کچھ مشاہدہ کیا ان میں سے ایک چیز یہ بھی بیان فرمائی:

”رَأَیْتُ امْرَأَةً مُعَلَّقَةً بِشَعْرِهَا یُغْلَی دِمَاغُ رَأْسِهَا۔“[۲]

میں نے شب معراج ایک ایسی عورت کو دیکھا جسے بالوں کے سہارے لٹکایا ہوا تھا اور جس کے سر میں موجود مغز آتش جہنم سے اُبل رہا تھا۔

پھر اس کے بعد حضرتؐ اس علت کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں جو اس عورت کے یہاں تک پہونچنے کا سبب بنا آپ نے فرمایا:

---

۱۔(مستدرک الوسائل، باب ۶۰،اور باب ۶۷ مقدمات النکاح؛ عیون اخبار الرضاؑ،ج ۲،ص ۱۱)

۲۔(بحار الانوار،ج ۸،ص ۳۱۰؛عیون اخبار الرضاؑ،ج ۲،ص ۱۱)

''أَمَّا الْمُعَلَّقَةُ بِشَعْرِهَا فَإِنَّهَا كَانَتْ لَا تُغَطِّي شَعْرَهَا مِنَ الرِّجَالِ۔''[۱]

اور اس کو جہنم میں بالوں سے لٹکانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ نامحرم مردوں سے اپنے بالوں کو نہیں چھپاتی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے ایک ایسی عورت کا تذکرہ فرمایا جو اپنے ہی جسم کا گوشت نوچ کر پھینک رہی تھی:

''رَأَيْتُ امْرَأَةً تُقَطَّعُ لَحْمُ جَسَدِهَا مِنْ مُقَدَّمِهَا وَ مُؤَخَّرِهَا بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ۔''[۲]

میں نے ایک ایسی خاتون کو دیکھا کہ جو اپنے جسم کے اگلے اور پچھلے حصہ کا گوشت آتشی قینچی سے کاٹ کر پھینک رہی تھی۔

اور اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''أَمَّا الَّتِي كَانَتْ تَقْرِضُ لَحْمَهَا بِالْمَقَارِيضِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَى الرِّجَالِ۔''[۳] اور وہ عورت جو اپنے بدن کا گوشت نوچ کر پھینک رہی تھی وہ ایسی خاتون تھی جس نے دنیا میں اپنے کو نامحرم کے سامنے پیش کیا تھا۔[۴]

ایک اور روایت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عورت بھی خدا اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے وہ اپنی زینت و بناؤ سنگار کو اپنے شوہر کے علاوہ کسی غیر کے لیے ظاہر نہیں کرتی، اسی طرح سر کے بال اور پیروں کو نمایاں نہیں کرتی۔ جو عورت بھی یہ کام غیر شوہر کے لیے کرے اس نے اپنے دین کو خراب کیا اور خدا کو اپنے سے ناراض کیا ہے۔[۵]

امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

---

۱۔ مذکورہ حوالہ
۲۔ مذکورہ حوالہ
۳۔ مذکورہ حوالہ
۴۔ عیون اخبار الرضاؑ، ج ۲، ص ۱۱
۵۔ مستدرک حاکم، ج ۲، ص ۵۴۹

”يَظْهَرُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ. وَ هُوَ شَرُّ الْأَزْمِنَةِ. نِسْوَةٌ كَاشِفَاتٌ عَارِيَاتٌ مُتَبَرِّجَاتٌ مِنَ الدِّينِ ، دَاخِلَاتٌ فِي الْفِتَنِ ، مَائِلَاتٌ إِلَى الشَّهَوَاتِ مُسْرِعَاتٌ إِلَى اللَّذَّاتِ مُسْتَحِلَّاتٌ لِلْمُحَرَّمَاتِ فِي جَهَنَّمَ خَالِدَاتٌ۔[۱]

آخر الزمان اور قیامت کے نزدیک۔ کہ جو سب سے برا زمانہ ہوگا (چونکہ دنیا ظلم وجور سے بھر جائے گی) کچھ ایسی بے پردہ اور عریاں عورتیں ظاہر ہونگی کہ جو دین سے خارج ہوچکی ہونگی (دین کے احکام کی مخالفت کرنے کے سبب) جو فتنوں (عیش وشہوت کی محفلوں) میں ڈھٹائی کے ساتھ وارد ہونگی اور شہوت میں ڈوبی ہوئی اور لذات دنیا کی طرف ان کے قدم تیزی سے اٹھنے والے ہونگے۔ جو حرام خدا کو حلال کردیں گی لہٰذا ایسی عورتیں جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی۔

امام علی علیہ السلام ہی کا ارشاد گرامی ہے: عورت کو چاہیے کہ اپنے بال، سینہ، گردن کے اطراف اور گلے کے نیچے کے حصے کو چھپائے۔[۲]

رسول اعظم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا فرمان وجناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا جواب:

عَنْ عَلِي (عَلیه السَّلام) أَنَّهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم): أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ مِنَّا. فَذَكَرْتُ ذلِكَ لِفَاطِمَةَ (عَلَيْهَا السَّلام) فَقَالَتْ: مَا مِنْ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ مِنْ أَنْ لَا تَرَىٰ رَجُلاً وَلَا يُرَاهَا. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسولِ اللهِ (ﷺ) فَقَالَ: صَدَقَتْ، إِنَّهَا بِضْعَةٌ مِنِّي۔[۳]

رسول اعظم ﷺ کے سوال پر کہ عورت کے لیے سب سے اچھا کیا ہے؟ حضرت فاطمہ نے فرمایا: عورت مرد کو نہ دیکھے اور مرد اس عورت کو نہ دیکھ سکے۔

---

۱۔ ماخوذ از مجموعہ آثار استاد شہید مطہری، ج۱، ص ۲۹۳؛ شیخ صدوق، من لایحضر الفقیہ، ج ۳، ص ۳۹۰

۲۔ مجمع البیان، ج ۷

۳۔ شیخ صدوق، الامالی، ص ۱۰۴؛ ابن شہر آشوب مازندرانی، مناقب آل ابی ابیطالب ج ۳، ص ۳۴۱، مؤسسہ انتشارات علامہ، قم، ” قَالَ النّبی لها، أَيُّ خير لِلمرأَةِ؟ قَالَتْ: أَنْ لَاتَرىٰ رَجُلاً وَلَا يَرَاهَا رَجُلٌ، فَضَمَّهَا اِلَيه وَقَال: ذرية بعضها من بعض“ صحیفۃ الزہراء (ع)، جمع الشیخ جواد القیومی، ص ۲۹۰۔

صادق آل محمد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حجاب کے سلسلے میں فرماتے ہیں: مسلمان عورت کے لیے ایسا دوپٹہ یا کپڑا پہننا جائز نہیں ہے جو بدن کو نہ چھپائے۔[۱]

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام ہی کا ارشاد ہے: نامحرم کے سامنے جو حصہ عورت ظاہر کر سکتی ہے وہ چہرہ اور دونوں گٹے تک ہاتھ ہیں۔[۲]
اس طرح کی کثرت سے روایات موجود ہیں جن میں واضح انداز میں مسلمان عورت کو پردہ کرنے حکم دیا گیا۔

اگر ہم مذکورہ روایات ہی کو سامنے رکھیں تو اسلام میں حجاب کے ضروری ولازم ہونے کو بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔

## حجاب، فقہاء و مراجع کی نظر میں

فقہاء و مراجع جو صحیح اسلامی تعلیمات ہم تک پہنچاتے ہیں اور قرآن و حدیث کا نتیجہ اور اسلام کا واقعی حکم ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ خواتین کے لیے نامحرموں سے حجاب و پردہ واجب ہونے میں تمام اسلامی مکاتب فکر کے فقہاء متفق ہیں؛[۳] ہاں اس کے حدود اور مقدار کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور اس اختلاف کا منشاء حجاب کے وجوب کے حکم سے استثناء شدہ اعضاء میں اختلاف ہے۔

اہل تشیع اور اہل سنّت کے بہت سارے فقہاء نے چہرہ اور ہاتھوں (کَفّین) کے علاوہ پورے بدن کو چھپانا واجب قرار دیا ہے۔

انسانی طبیعت اور فطرت کے پیش نظر ہر وقت چہرہ اور ہاتھوں کو چھپانا عسر اور حرج اور روزمرہ زندگی کو مشکلات سے دوچار کرتا ہے۔[۴] لیکن حدیث اور فقہ کی کتابوں میں توضیح دی گئی ہے کہ ہاتھ اور چہرے کو چھپانا

---

۱۔ وسائل الشیعہ، ج ۳۰، ص ۵۱۸۱

۲۔ بحار الانوار، ج ۱۰۴، ص ۳۳؛ قرب الاسناد، ص ۴۰

۳۔ مراجعہ کریں: عروۃ الوثقی، طباطبائی یزدی، ج ۵، ح ۴۴۹۵؛ کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، عبد الرحمٰن جزیری، بیروت، ۱۴۱۰ھ (۱۹۹۰ء) ج ۱، ص ۱۱۹۲؛ الفقہ الاسلامی و ادلتہ، مصطفیٰ زحیلی، دمشق، ۱۴۰۴ (۱۹۸۴ء)، ج ۷، ص ۳۳۶

۴۔ امامیہ فقہاء کے نظریات جاننے کے لئے مراجعہ کریں: طوسی، ج ۴، ص ۱۶۰؛ بحرانی، ج ۲۳، ص ۶؛ نراقی، ج ۱۶، ص ۴۶؛ اہلسنت فقہاء کے نظریات جاننے کے لئے مراجعہ کریں: ابن حزم، ج ۱۰، ص ۳۲؛ شمس الائمہ سرخسی، ج ۱۰، ص ۱۵۴؛ ابن قدامہ، ج ۷، ص ۴۶۰؛ ابوالبرکات، ج ۱، ص ۲۱۴؛ جزیری، ج ۱، ص ۱۹۲۔

واجب نہ ہونے کا مطلب یہ بھی ہر گز نہیں کہ ان کو چھپانا جائز بھی نہ ہو بلکہ خواتین جس قدر زیادہ پردہ اور نامحرم مردوں کے ساتھ حدود کی رعایت کریں مطلوب اور بہتر ہے۔[1] اس کے علاوہ یہ بات بھی ضروری ہے کہ اجتماعی زندگی کو محفوظ رکھنے اور برائیوں سے روکنے کے لئے اخلاقی نصیحتوں کو فقہ کے واجب اور ضروری احکام سے اشتباہ نہ کیا جائے۔

اس کے مقابلے میں شیعہ اور اہل سنّت کے بعض فقہاء خواتین کے لئے پورے بدن یہاں تک کہ ہاتھ اور چہرے کو بھی چھپانا واجب سمجھتے ہیں۔ اس نظریے پر پردہ کے وجوب پر موجود عمومی دلائل یا نگاہ کرنا حرام ہونے کے ذریعے استدلال کیا جاتا ہے۔ اس توضیح کے ساتھ کہ سورہ نور کی آیت نمبر ۳۰ جس میں نامحرم عورتوں کی طرف دیکھنے کو مردوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے اس میں چہرہ اور ہاتھ بھی شامل ہیں۔[2] اسی طرح جو روایات نامحرم عورتوں کی طرف دیکھنے سے منع کرتی ہیں وہ بھی مطلق ہیں اور ان کے علاوہ کچھ دوسری روایتوں سے بھی التزامی طور پر عورت کے پورے بدن چھپانے پر استدلال کیا جاتا ہے۔[3]

## پردہ کے سلسلے میں بعض مراجع کے اقوال

حجاب کے سلسلے میں فقہ امامیہ کی مشہور کتاب عروۃالوثقیٰ کی عبارت پیش خدمت ہے:

إعلَم أنَّ السّترَ قِسمانِ: سِترٌ يلزمُ في نَفسه، وَسِترٌ مَخصوصٌ بِحالَةِ الصَّلاة۔

فَالأَولُ: يَجِبُ سَترُ العَورَتَينِ. القُبلِ وَالدُّبرِ. عَنْ كُلِّ مُكَلَّفٍ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَلَوْ كَانَ مُمَاثِلاً مَحْرَماً أَوْ غَيْرَ مَحْرَمٍ، وَيَحْرُمُ عَلَى كُلٍّ مِنْهُمَا أَيْضاً اَلنَّظَرُ إِلَى عَوْرَةِ الْآخَرِ، وَلَا يُسْتَثْنَى مِنَ الْحُكْمَيْنِ إِلَّا اَلزَّوْجُ وَالزَّوْجَةُ وَالسَّيِّدُ وَالْأَمَةُ إِذَا لَمْ تَكُنْ مُزَوَّجَةً وَلَا محللةً. بَلْ يَجِبُ السَّتْرُ عَنِ الطِّفْلِ الْمُمَيِّزِ خُصُوصاً اَلْمُرَاهِقِ، كَمَا أَنَّهُ يَحْرُمُ النَّظَرُ إِلَى عَوْرَةِ الْمُرَاهِقِ، بَلِ الأحوطُ تَرْكُ النَّظَرِ إِلَى عَوْرَةِ الْمُمَيِّزِ، وَيَجِبُ سَتْرُ الْمَرْأَةِ تَمَامَ بَدَنِهَا عَمَّنْ عَدَا الزَّوْجِ وَالْمَحَارِمِ إِلَّا الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ مَعَ عَدَمِ التَّلَذُّذِ

۱۔ مثال کے طور پر مراجعہ کریں: کلینی، ج۵، ص ۵۳۵؛ ہیثمی، ج ۴، ص ۲۵۵؛ حر عاملی، ج ۲۰، ص ۶۵
۲۔ مراجعہ کریں: نجفی، ج۲۹، ص ۷۷؛ محمد تقی خوئی، ج ۳۲، ص ۴۲
۳۔ مراجعہ کریں: کلینی، مذکورہ حوالہ؛ حر عاملی، ج ۲۰، ص ۱۹۵؛ نجفی، ج۲۹، ص ۷۷؛ محمد تقی خوئی، ج ۳۲، ص ۴۹

وَالرِّيبَةِ، وَأَمَّا مَعَهُمَا فَيَجِبُ السَّتْرُ وَيَحْرُمُ النَّظَرُ حَتّٰى بِالنِّسْبَةِ إِلَى الْمَحَارِمِ وَبِالنِّسْبَةِ إِلَى الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ، وَالْأَحْوطُ سترُهَا عَنِ الْمَحَارِمِ مِنَ السُّرةِ إِلَى الرُّكْبَةِ مُطْلَقا كَمَا أَنَّ الْأَحْوَطَ سَتْرُ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ، عَنْ غَيْرِ الْمَحَارِمِ مُطْلقاً۔[1]

ستر و حجاب کی دو قسمیں ہیں: ایک ذاتی طور پر لازم ہے اور دوسرے بالخصوص نماز کی حالت میں ہے۔

اول: ستر عورتین آگے پیچھے کا حصہ یعنی شرمگاہ کا چھپانا ہر مکلّف کے لیے چاہے مرد ہو یا عورت، ہر مرد و عورت سے چاہے ہم جنس ہی ہو، محرم ہو یا نامحرم، واجب ہے۔۔۔۔اور عورت پر پورے بدن کا چھپانا شوہر اور محارم کے علاوہ ہر ایک سے واجب ہے سوائے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں کے، اور ان دونوں کو کھلا رکھنا بھی اس وقت جائز ہے کہ جب لذت حاصل کرنے اور گناہ میں پڑنے کا خوف نہ ہو۔ لیکن لذت حاصل کرنے کی نیت سے ہو تو چہرہ اور ہتھیلی کا دیکھنا بھی حرام ہے اور ان دونوں حصوں کا چھپانا حتی محارم سے بھی واجب ہے۔۔۔احوط یہ ہے کہ چہرہ اور ہتھیلیاں بھی بطور مطلق نامحرم سے چھپائی جائیں۔

اسی طرح مرجع وقت آیۃاللہ العظمیٰ سیستانی مدظلہ حجاب کے سلسلے میں استفتائات کے جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں:

سوال: کیا عورتوں کے سر چھپانے کے بارے میں معتبر آیت یا حدیث کا ذکر ہوا ہے؟ اس لیے کہ سورہ نور میں جو آیت ہے اس سے یہ واضح نہیں ہوتا۔

جواب: حکم شرعی پر استدلال اور شرعی دلیلوں (قرآن کریم و روایات و اجماع کہ جس سے معصوم علیہ السلام کی رائے ثابت ہو اور عقل) سے حکم شرعی کو حاصل کرنا فقہاء اور مجتہد کا کام ہے، اور مکلّف جب تک مجتہد نہ ہو ضروری ہے کہ اعلم کی تقلید کرے کیوں کہ صرف مجتہد اعلم کے فتووں پر عمل کرنا ہی روز قیامت خدا کے

---

۱۔ عروۃالوثقیٰ، سید کاظم طباطبائی، فصل ستر و ساتر

سامنے حجت ہے اور احکام شرعی کی دلیلوں کو سمجھنا عام لوگوں کے لئے دشوار بلکہ ناممکن ہے بلکہ بعض اوقات صاحبان علم کے لیے بھی دشوار ہوتا ہے کیونکہ فقہی استدلال اور اجتہاد چند مختلف علوم پر انحصار رکھتا ہے۔

اجتہاد اور حکم شرعی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کی آیات ،روایات اور دوسرے علوم پر مکمل عبور اور آشنائی ہو۔

سوال: اگر حجاب کا مقصد عورت کی عفت و عصمت، سماج میں برائی کی روک تھام اور عورت کی طرف گناہ آلود نظر کا نہ پڑنا ہے تو اگر کوئی عورت ایسا سادہ لباس پہنے جو توجہ مبذول نہ کرے، عفت کا خیال رکھے، مردوں کی شہوت کا سبب نہ ہے تو کیا پھر بھی اسکارف پہننا ضروری ہے؟ کیوں !

جواب: حجاب یعنی عورت کا ایسے لباس سے آراستہ ہونا جو زینت، عورت کی توہین اور لوگوں میں ہیجان کا سبب نہ ہو اور تمام بدن، زینت کے مقامات اور ان چیزوں کا چھپانا ہے جو برائی پھیلانے کا سبب ہو سکتے ہیں۔ اور احکام کے اسباب و علل شریعت سے معلوم ہوتے ہیں لیکن اس حکم کی علت ذکر نہیں ہوئی ہے۔

سوال: ایسی جگہوں پر جہاں پردہ نہ کرنا کسی کے گناہ میں پڑنے کا سبب نہ بنتا ہو کیا عورتوں کے لیے سر ڈھانکنا واجب ہے؟ (جبکہ پورا بدن ڈھکا ہوا ہو) جیسے یورپ جہاں لوگوں میں پردے کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور کسی عورت کا سر کھلا رہنے سے لوگوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا مگر جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ خود کو ظاہر نہ کریں اور مردوں کے لیے ہیجان کا سبب نہ بنیں۔ ہاں قرآن کے بقول آپ حجاب کی وجہ سے دوسروں سے ممتاز ہو جائیں گی یعنی قرآن مسلمان عورت کے لیے اہمیت کا قائل ہے۔

جواب: حجاب خواتین کے لیے ضروری اور واجب ہے اگرچہ ان کا بے حجاب ہونا کسی کے گناہ میں پڑنے کا سبب نہ بھی ہو۔

سوال: کس حد تک چہرہ کھلا رکھنا جائز ہے؟ اور ٹھڈی تک ایسا کالا مقنعہ پہننا جو چہرے کو بھوں تک چھپالے اور کالا ڈھیلا مانتو اور پینٹ پہننا کیا پردے کے لیے کافی ہے؟ اور اگر مقنعہ یا مانتو رنگین ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: حجاب کے لیے بدن اور بالوں کا اس طرح چھپانا کہ زینت شمار نہ ہو کافی ہے اور بدن کے نشیب و فراز ظاہر نہ ہوں، چہرہ اور بھوں کا چھپانا ضروری نہیں ہے ٹھڈی اور اس کے نیچے کا حصہ جو عام طور پر ڈھکا نہیں ہوتا ہے

اس کا ڈھانکنا ضروری نہیں ہے، اسی طرح چہرے کا میکپ جیسے بھنویں بنوانا، اس کا چھپانا ضروری نہیں ہے بشرطیکہ وہ زینت میں شمار نہ ہو۔

سوال: ٹھیک سے پردہ نہ کرنے والی مسلمان عورت کی طرف دیکھنے یا اس سے بات کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شہوت کی نگاہ پڑنے یا حرام میں پڑنے کا خوف ہو تو جائز نہیں ہے۔

سوال: آیہ کریمہ "فلیضربن بخمورھن علی جیوبھن"، کے مطابق عورت کے لیے حجاب کتنے حصے کا ہے؟

جواب: اسلام میں ستر عورت یعنی شرمگاہ کا چھپانا واجب ہے اور عورت کا پورا بدن عورت کے حکم میں ہے لہٰذا پورے بدن کا چھپانا واجب ہے سوائے گٹے تک ہاتھوں اور دونوں ہتھیلیوں کے۔[1]

رہبر معظم انقلاب آیۃاللہ العظمٰی خامنہ ای مدظلہ حجاب کے حوالے سے ایک تقریر میں فرماتے ہیں:

حجاب، انسان کی فطرت سے ہم آہنگ اقدار کا جزء ہے۔ دونوں صنف مخالف کا حد سے زیادہ آمیزش کی سمت بڑھنا، بے پردگی اور ایک دوسرے کے سامنے عریانیت، فطرت انسانی اور مزاج انسانی کے خلاف عمل ہے۔ اللہ تعالی نے مرد و زن کی زندگی کو ایک دوسرے سے ہم آہنگ کرنے کی غرض سے اور فوائد کی بنیاد پر ایک فطری نظام قائم کیا ہے تاکہ وہ دونوں مل کر دنیا کا نظم و نسق چلائیں۔ کچھ فرائض عورتوں اور کچھ مردوں کے دوش پر رکھ دئے ہیں اور ساتھ ہی مرد و زن کے لئے کچھ حقوق کو معین کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر عورت کے حجاب کے سلسلے میں مرد کے لباس سے زیادہ سخت گیری کی گئی ہے۔ یوں تو مرد پر بھی بعض اعضاء کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے لیکن عورت کا حجاب زیادہ ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ عورت کے مزاج، خصوصیات اور نزاکت کو قدرت کی خوبصورتی و ظرافت کا مظہر قرار دیا گیا ہے اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ معاشرہ کشیدگی، آلودگی اور انحراف سے محفوظ رہے اور اس میں گمراہی نہ پھیلے تو اس صنف (نازک) کو حجاب میں رکھنا ضروری ہے۔ اس لحاظ سے مرد

---

1۔ sistani.org

پوری طرح عورت کی مانند نہیں ہے اور اسے تھوڑی زیادہ آزادی حاصل ہے۔ اس کی وجہ دونوں کی فطری ساخت اور اللہ تعالی کی نظر میں نظام حیات چلانے کے تقاضے ہیں۔

میں نے بارہا کہا ہے کہ یہ ہماری مجبوری نہیں ہے کہ ہم اپنے موقف کا دفاع کریں۔ دفاع تو مغرب کی انحطاط پذیر ثقافت کو کرنا چاہئے۔ عورتوں کے سامنے جو بات ہم پیش کرتے ہیں اس کا کوئی بھی باشعور اور منصف مزاج انسان منکر نہیں ہو سکتا۔ ہم عورت کو عفت، پاکیزگی، حجاب، مرد و زن کی حد سے زیادہ آمیزش سے اجتناب، انسانی وقار کی حفاظت، غیر مردوں کے سامنے سجنے سنورنے سے اجتناب کی دعوت دیتے ہیں۔ کیا یہ بری چیز ہے؟ یہ تو مسلمان عورت کے وقار کی ضمانت ہے، یہ عورت کے عز و شرف کی بات ہے۔ جو لوگ عورت کو اس انداز کے میک اپ کی ترغیب دلاتے ہیں کہ گلی کوچے کے لوگ اسے ہوسناک نظروں سے دیکھیں، انہیں اپنے اس نظرئے کا دفاع کرنا چاہئے کہ انہوں نے عورت کو اتنا کیوں گرا دیا ہے اور اس کی اس انداز سے تذلیل کیوں کر رہے ہیں؟! ان کو اس کا جواب دینا چاہئے۔ ہماری ثقافت تو ایسی ثقافت ہے جسے مغرب میں بھی باشعور افراد اور اچھے انسان پسند کرتے ہیں اور اسی انداز سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہاں بھی با عفت و متانت خواتین اور وہ عورتیں جو اپنی شخصیت کو اہمیت دیتی ہیں کبھی بھی غیروں کی ہوسناک نگاہوں کی تسکین کا ذریعہ بننا پسند نہیں کرتیں۔ مغرب کی انحطاط پذیر ثقافت میں ایسی مثالیں بہت ہیں۔

یہ جو آپ دیکھتے ہیں کہ بعض مغربی ممالک میں، غیر اسلامی حکومتوں والے مسلم ممالک میں، حجاب دشمنوں کے حملوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے یہ عورتوں میں حجاب کی گہری رغبت کی علامت ہے۔ ہمارے ہمسایہ ممالک میں جہاں پردے پر توجہ نہیں دی جاتی تھی، اسلامی ممالک میں جہاں میں نے خود نزدیک سے مشاہدہ کیا کہ پردے اور حجاب کا نام لینا گوارا نہیں کیا جاتا تھا انقلاب کے بعد عورتیں بالخصوص روشن خیال خواتین اور خصوصا طالبات میں حجاب کی شدید رغبت نظر آنے لگی۔ انہوں نے حجاب کو اپنایا اور اس کی حفاظت کی۔[1]

## حجاب کی مخالفت کے اسباب

دل خلق کو مسرور کیا جاتا ہے　　　　تفریح سے غم دور کیا جاتا ہے

---

۱۔ www.hajij.com

اُو شوق سے پردے کے اُٹھانے فطرت کو بھی مجبور کیا جاتا ہے

حضرت مہذبؔ لکھنوی

حجاب کی مخالفت کے اسباب میں سے بعض اسباب یہ ہیں: اولا ممکن ہے کہ بعض افراد حجاب کی حقیقت اور اسکے صحیح مفہوم سے آشنا نہ ہونے کی وجہ سے اسکے مخالف ہوں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حجاب کے ہوتے ہوئے دنیا کو برائیوں کی آماجگاہ بنانا مشکل ہے لہٰذا حجاب اتروایا جائے تاکہ دنیا میں برائیاں عام ہوسکیں۔

جس جگہ پر زنا و ہم جنس بازی جیسے انتہائی پست اور خلاف فطرت انسانی عمل کو قانونی حیثیت دینے کی کوشش کی جا رہی ہو وہاں یقیناً حجاب کی مخالفت ہوگی اس لیے کہ حجاب اس مذموم مقصد میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

حجاب (پردے) کے ہوتے ہوئے ہوسباز نگاہوں کو لطف اندوز ہونے کا موقع نہیں ملے گا۔

جب مسلمان لڑکی حجاب میں ہوگی تو اس کو ورغلانے، بہکانے اور اپنے فریب کا شکار بنانے کا موقع آسانی سے نہیں ملے گا۔

حجاب ہوگا تو سماج میں عورت کو اس کا صحیح مقام ملے گا جس کی وجہ سے مفاد پرست افراد اپنے غلط مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔

حجاب (پردہ) ہوگا تو عورت کو کاونٹر پر بٹھا کر خریداروں کو جذب کرنے کے مواقع ختم ہو جائیں گے۔

حجاب ہوگا تو اشتہارات میں عریانیت کے ذریعہ اپنے کاروبار کو بڑھاوا دینے کا موقع نہیں ملے گا۔

حجاب ہوگا تو فیشن کے نام پر بے تحاشہ میک اپ کا سامان اور ہر روز نئی ڈزائن کے لباس کی فروخت پر اثر پڑے گا۔ جس سے بڑی کمپنیوں کی دولت میں اضافہ ختم ہو جائے گا۔ جبکہ دنیا سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) کا شکار ہے۔

حجاب (پردہ) ہوگا تو حیاء و عفت بھی ہوگی اور جب حیاء و عفت ہوگی تو ماں کا وجود اور اس کی آغوش پاکیزہ ہوگی جس کے نتیجے میں محبت علیؑ پروان چڑھے گی اور سماج میں دینداری عام ہوگی، بے دینی کا قلع قمع ہوگا۔

حجاب کی مخالفت کا ایک سبب اسلام سے خوف اور اسکی ترقی سے لوگوں کے اسلام سے متاثر ہونے کا ڈر بھی ہے۔

جہاں حقوق نسواں کے نعرے بلند کیے جارہے ہوں، جہاں عورتوں کو ان کا حق دلانے کی بات کی جارہی ہو، جہاں خواتین سے ہمدردی کا اظہار کیا جارہا ہو، جہاں بیٹی پڑھاؤ بیٹی بچاؤ کی باتیں ہوں؛ وہیں پر عورتوں کو اپنی مرضی سے اپنے مذہب پر عمل سے روکا جارہا ہو، بیٹیوں کو کلاس روم میں حجاب کی وجہ سے جانے سے روکا جارہا ہو، بیٹیوں کو اسکول کے امتحانات سے محروم کرکے پڑھائی میں رکاوٹ ڈالی جارہی ہو!!!؟اس کے برعکس سکھ کمیونٹی کو تو اپنی مذہبی شناخت کے ساتھ ہر عہدے، ہر منصب اور ہر جگہ جانے کی قانونی اجازت حاصل ہو، حتی جہاں سکھوں کو (استثنائی قانون کے تحت) ایر پورٹ پر اپنے اسلحے کے ساتھ جانے کی اجازت ہو، جہاں اپنی مذہبی پہچان کے ساتھ ملک کے اہم عہدے پر بیٹھا جاسکتا ہو؛ وہاں پر یہ بہانہ کہ حجاب سے مذہبی پہچان ہوتی ہے، وہاں پر ایک عورت کو اس کے مسلمہ و قانونی حق حجاب سے کیوں محروم کیا جارہا ہے!!!؟

ہمارے ملک عزیز ہندوستان کے بنیادی آئین آرٹیکل ۲۵ سے ۲۸ تک میں ہر ہندوستانی کو مذہبی آزادی حاصل ہے جس میں لباس بھی شامل ہے اسی لیئے ہمارے سکھ بھائی ہر شعبہ میں سرپر پگڑی بھی باندھتے ہیں اور ساتھ میں کرپان بھی رکھتے ہیں۔ ان مسائل میں انہیں آئینی تحفظ حاصل ہے۔ اب وہ سکھ ہوں یا مسلمان ہوں یا اور کسی مذہب کا ماننے والا ہو اگر وہ اپنے مذہبی اصولوں پر عمل نہیں کرتا ہے تو اپنے مذہب کا مجرم تسلیم کیا جائے گا لیکن اس کے اس عمل کو سند بنا کر اس پر کسی طرح کی پابندی عائد کردینا یہ آئین کے مطابق نہیں ہے۔

### ہماری ذمہ داری

ہم مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ ہم اولا خداوند عالم کے قانون کو اہمیت دیں اور اس پر عمل کریں۔ جب ہم پردہ کرکے یہ ظاہر کریں گے کہ اسلام کے احکام کی اہمیت ہماری نگاہوں میں ہے تو دوسروں کو نہ مخالفت کا موقع ملے گا نہ ہمت ہوگی کہ اسلام کے احکام پر انگلی اٹھائیں اور اسکی مخالفت کریں۔ اسکا ایک ثبوت ہمارے ہی ملک میں سکھ بھائیوں کی پگڑی اور مذہبی رہنماؤں کے یوگی بستر کی شکل میں موجود ہے جس سے ثابت ہے کہ لباس حکومت یا سماج کے کسی کام میں رکاوٹ نہیں ہے اور جب وہ خود اپنی چیز پر سختی سے عمل پیرا ہوں گے تو انکی اس مذہبی شناخت پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اسی طرح ہم مسلمان بھی اپنی چیز پر پہلے خود عمل کریں تو دوسرے کو معلوم بھی ہوگا کہ اسلام میں حجاب ضروری ہے لہذا وہ بھی مخالفت کرتے ہوئے سوچیں گے۔

ہماری ذمہ داری یہ بھی ہے کہ سماج میں برائیوں اور گناہوں کو عام کرنے والوں کو حجاب پر عمل کرکے انکے مذموم مقاصد میں ناکام کریں۔

### خواتین کی ذمہ داری

خواتین حجاب کو اپنی عزت وو قار کی علامت سمجھیں، حجاب کے ذریعہ اپنے کو غلط نگاہوں سے محفوظ رکھیں۔

ان کا یہ ایمان ہو کہ خدا نے ہمارے لیے حجاب کا قانون بنا کر ہمارا بھلا چاہا ہے اسی لئے ہم کو عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ یقین بھی ہو کہ ہمارا خدا ہمارا واقعی ہمدرد ہے اور حجاب کی مخالفت کرنے والے ہر گز ہمارے ہمدرد نہیں ہو سکتے۔

### مردوں کی ذمہ داری

مرد حضرات اپنی ناموس کی حجاب کے ذریعہ حفاظت کرتے ہوئے اپنی حیاء وغیرت دینی کا ثبوت پیش کریں۔

پردہ کے سلسلے میں مشہور شاعر جناب سید اکبر حسین رضوی اکبرؔ الہ آبادی نے مردوں کی غیرت کو للکارتے ہوئے کہا ہے:

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں      اکبرؔ زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا      کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کے پڑ گیا

### حجاب کے سلسلے میں لکھی گئی کچھ کتابیں

حجاب سے متعلق کتابیں تو ہر زبان میں کثرت سے لکھی گئی ہیں، اردو زبان میں کافی کتابیں لکھی گئیں اور کافی عربی و فارسی سے ترجمہ بھی ہوئی ہیں۔ کتابوں کے علاوہ مقالات و مضامین بہت زیادہ ہیں جو مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوئے ہیں۔ ذیل میں اردو میں چند کتابوں کے نام لکھے جا رہے ہیں:

فلسفہ حجاب، شہید مرتضٰی مطہریؒ؛ اثبات پردہ، سید العلماء سید علی نقی نقنؒ؛ پردہ کیا ہے؟۔اسلامی پردہ، (اعتراضات، جوابات)، حجۃالاسلام مہدی مہریزی، ترجمہ جناب ضیغم ہمدانی؛ مسلمان عورت کیوں پردہ کرتی ہے؟ ڈاکٹر سید جواد مصطفوی، ترجمہ مولانا سعید حیدر زیدی؛ درس حجاب (منظوم)، جناب مہذب لکھنوی وغیرہ

## حوالہ جات


قرآن کریم

عروۃالوثقٰی، سید محمد کاظم طباطبائی، توضیح المسائل مراجع

فلسفہ حجاب، علامہ شہید مرتضٰی مطہری

ماہنامہ اصلاح، لکھنؤ

درس حجاب، مہذب لکھنوی

wikishia.net

wikifeqh.ir

hijab.com

hajij.com

sistani.org

ودیگر مختلف ویب سائٹس